سوال

(334) سخت حاجت کے سوا طلاق مکروہ ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

میں نوجوان شادی شدہ مسلمان ہوں اور میرے دو بچے ہیں۔ میں نے 1981ء میں شادی کی اور میں اپنی بیوی سے محبت اور اس کا احترام کرتا ہوں لیکن وہ مجھے ناپسند کرنے لگی ہے اور میرے والد اور والدہ کو گالیاں دیتی ہے۔ میں نے اس بہت سمجھایا لیکن وہ مجھے جاہل اور غیر مہذب کہتی ہے حتیٰ کہ اس نے نماز تک سے انکار کر دیا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ اس کو طلاق دے دوں اور میں چاہتا ہوں کہ میں صحیح راستہ پالوں بالخصوص اس کے حقوق اور بچوں کے حقوق کے بارے میں۔ اسلیے میں آپ سے افادے کی امید رکھتا ہوں۔ اللہ آپ کو فائدہ دے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

طلاق مکروہ ہے الا کہ اس کی ضرورت پیش آجائے (تو پھر مباح ہے) پس جب معاملہ اس حد تک پہنچ جائے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے بالخصوص اس کا نماز سے بھی انکار کر دینا تو آپ کے لیے اس عورت کو رکھنا جائز نہیں۔ آپ اسے سنت طریقے کے مطابق طلاق دے دیجئے۔ وہ اس طرح کہ آپ اسے ایک طلاق ایسے طہر میں دیجئے جس میں آپ نے اس سے ہم بستری نہ کی ہو اور اسے اس کے گھر (یعنی شوہر کے گھر میں کہ جہاں وہ اس وقت رہ رہی ہے) میں ہی رہنے دیجئے حتیٰ کہ وہ عدت گزار لے اور اسے کچھ سامان مثلاً کپڑے یا خرچہ وغیرہ دے دیجئے اور بچوں کو بھی اس کے ساتھ چھوڑ دیجئے حتیٰ کہ وہ دوسری شادی کر لے۔ (کیونکہ جب وہ نئی شادی کر لے گی) تو پھر آپ کو بچے لینے کا حق ہو جائے گا اور آپ پر لازم ہے کہ ان دونوں پر آسانی اور تنگی ہر حال میں حسب توفیق اس وقت تک خرچ کرتے رہیں جب تک وہ اس کے پاس ہیں۔ (شیخ ابن جبرین)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص422

محدث فتویٰ